

میں ایک چھوٹے سے کالے کالے نتے میں رہتا تھا۔ یہی میرا گھر تھا۔ اس کی دیواریں خوب مضبوط تھیں اور مجھے اس کے اندر کسی کا ڈرنہ تھا۔ یہ دیواریں مجھے سردی سے بھی بچاتی تھیں اور گرمی سے بھی۔ پچھ دن تو میں ادھر اُدھر رہا لیکن میرا گھر کالی مٹی میں دبا دیا گیا کہ کوئی اُٹھا کر پھینک نہ دے اور میں کسی شریر لڑکے کے پاؤں تلے نہ آ جاؤں۔ زمین کی مدھم گرمی مجھے بہت اچھی لگتی تھی اور میں نے سوچا تھا کہ بس اب میں ہمیشہ مزے سے یہیں رہوں گا، گرمیں میرے کان میں اکثر میٹھی سریلی تی آ واز آتی تھی۔ میں ٹھیک سے نہیں کہہ سکتا کہ آ واز کدھر سے آتی تھی، مگر میں سے بھتا ہوں کہ او پر سے آتی تھی۔ یہ آ واز مجھ سے کہا کرتی تھی کہ '' اس گھر سے نکل، بڑھ روشنی کی طرف چل!'' لیکن میں زمین میں اپنے گھر کے اندرایسے مزے سے تھا کہ میں نے اس آ واز کے کہنے پرکان نہ دھرا اور جب اس نے میں زمین میں اپنے گھر کے اندرایسے مزے سے تھا کہ میں و یہیں رہوں گا۔ بڑھنے اور گھر سے نکلنے سے کیا فائدہ۔ یہیں چین سے سونے میں مزہ ہے۔ یہیں! میں تو یہیں رہوں گا۔ بڑھنے اور گھر سے نکلنے سے کیا فائدہ۔ یہیں چین سے سونے میں مزہ ہے۔ یہیں! میں تو یہیں رہوں گا۔ بڑھنے اور گھر سے نکلنے سے کیا فائدہ۔ یہیں چین سے سونے میں مزہ ہے۔ یہیں! میں تو یہیں رہوں گا۔ بڑھنے اور گھر سے نکلنے سے کیا فائدہ۔ یہیں چین سے سونے میں مزہ ہے۔ یہیں! میں تو یہیں رہوں گا۔ بڑھنے اور گھر سے نکلنے سے کیا فائدہ۔

یہ آواز بند نہ ہوئی۔ ایک دن اس نے ایسے پُر اثر انداز سے جھے سے کہا: '' چلوروشیٰ کی طرف چلو'' کہ مجھے کھر بری سی آگئی اور جھے سے نہ رہا گیا۔ میں نے سوچا کہ اس گھر کی دیواروں کوتوڑ کر باہر نکل ہی آؤں، مگر دیواریں مضبوط تھیں اور میں کمزور۔ اب جب وہ آواز جھے سے کہتی کہ '' بڑھے چلو'' تو میں پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتا تھا اور مجھے معلوم ہوتا تھا کہ میں بہت طاقتور ہو گیا ہوں۔ آخرکوالڈ کا نام لے کر جوزورلگایا تو دیوارٹوٹ گئی اور میں ہرا کہ بن کرنگل آیا۔ اس دیوار کے بعد زمین تھی، مگر میں نے ہمت نہ ہاری اور اس کو بھی ہٹا دیا۔ اب میں نے اپنی جڑوں کو نیچ بھیجا کہ خوب مضبوطی سے جگہ پکڑ لیں۔ آخرکوایک دن میں زمین کے اندر سے نکل ہی آیا اور آ تکھیں کھول کر دُنیا کو دیکھا۔ کیسی خوبصورت اور اچھی جگہہ ہے۔

یجھ دنوں بعد تو خوب ادھراُ دھر پھیل گیا اور ایک دن اپی کلی کا منہ جو کھولا تو سب لوگ کہنے گئے: '' دیکھویہ کیسا خوبصورت لال لال گُلِ عبّاس ہے۔'' میں نے بھی جی میں سوچا کہ اس تنگ گھر کو چھوڑا تو اچھا ہی ہے۔ آس پاس اور بہت سے گُلِ عبّاس تھے۔ میں ان سے خوب با تیں کرتا اور ہنتا بولتا تھا۔ دن بھر ہم سورج کی کرنوں سے کھیلا کرتے تھے اور رات کو چاندنی سے۔ ذرا آئکولگتی تو آسان کے تارے آکر ہمیں چھیڑتے تھے اور اُٹھا دیتے۔ کھیلا کرتے تھے اور رات کو چاندنی سے۔ ذرا آئکولگتی تو آسان کے تارے آکر ہمیں چھیڑتے تھے اور اُٹھا دیتے۔ انسوس! یہ مزے زیادہ دن نہ رہے۔ ایک دن شبح ہمارے کان میں ایک سخت آواز آئی۔'' گُلِ عبّاس چاہیے، ہیں گُلِ عبّاس!''' اچھا جتنے چاہے لو۔'' ہمارے ہمچھ میں یہ بات کچھ نہ آئی اور ہم جیرت ہی میں تھے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ اور ارادہ کر رہے تھے کہ ذرا چل کر اپنے دوست ستاروں سے کہیں کہ دوڑو! ہماری مدد کرو، یہ کیسا معاملہ ہے! اس کسی نے قینچی سے ہمیں ڈٹھل سمیت کاٹ لیا اور ایک ٹوکری میں ڈال دیا۔

اب یادنہیں کہ اس ٹوکری میں کتی در پڑے رہے۔ وہ تو خیر ہوئی کہ میں اوپر تھا نہیں تو گھٹ کر مرجا تا۔
شاید میں سوگیا ہوں گا، کیونکہ جب میں اُٹھا ہوں تو میں نے دیکھا پانچ چھا اور ساتھیوں کے ساتھ مجھے بھی ایک خوبصورت تا گے سے باندھ کر کسی نے گلدستہ بنایا ہے۔ آس پاس نظر ڈالی تو نہ باغ کی روشیں تھیں، نہ چڑیوں کا گانا۔ سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی میلی کچیلی وُکان تھی۔ ہزاروں آ دمی ادھراُدھرآ جارہے تھے۔ یکے گاڑیاں شور علی اسٹور بھیک مانگ رہے تھے اور کوئی ایک بیسہ نہ دیتا تھا۔ میرا جی ایسا گھرایا کہ کیا کہوں۔ ستاروں کو ڈھونڈا تو ان کا پیتنہیں، چاندکو تلاش کیا تو وہ غائب۔ سورج کی کرنیں بھی سڑک تک آ کر رُک گئی تھیں اور میں پکارتے پکارتے تھک گیا کہ: '' مجھے جانتی ہو؟ روز ساتھ کھیلتی تھیں، ذرا پاس آ وُاور بناوُ کہ بیہ معاملہ کیا ہے؟ '' مگر وہ ایک نہ سنتی تھیں۔ شام ہونے کوآئی تو ایک خوبصورت لڑکی دکان کے پاس سے گزری۔ ہماری طرف دیکھا۔ پھولوں ایک نہ سنتی تھیں۔ شام ہونے کوآئی تو ایک خوبصورت لڑکی دکان کے پاس سے گزری۔ ہماری طرف دیکھا۔ پھولوں والے نے مجھے اور میرے ساتھیوں کواس زور سے جھڑکا دے کرلڑکی کے سامنے رکھا کہ میری اوپر کی سانس اوپر اور یہ نئے کی نئے۔ نئی نے رہ گئی۔

پھولوں والوں نے کہا:'' بٹی! دیکھو کیسے خوبصورت گُل عبّا س ہیں۔ایک آنے میں گُلدستہ،ایک آنے میں۔''

گُلِ عبّاس

لڑکی نے اکتی دی اور ہمیں ہاتھ میں لے لیا۔ اس کے ہاتھ ایسے نرم نرم تھے کہ یہاں آ کر جان میں جان آئی۔لیکن تھوڑی در بعد شاید میں بے ہوش ہو گیا۔ اصل بات بیتھی کہ یانی نہیں ملاتھا اور پیاس بہت لگی تھی۔لڑک



نے شیشے کے ایک گلدان میں پانی بھر کرہمیں پلایا تو ذراطبیعت ٹھیک ہوئی اور میں نے سراُٹھا کر ادھراُدھر دیکھا۔
اب میں ایک صاف کمرے میں تھا۔ جس میں کئی بستر لگے ہوئے تھے۔ ایک طرف سے ایک بیارلڑی کی آواز سنائی دی: '' ڈاکٹر صاحب! کیا میں اچھی نہیں ہوں گی، کیا اب میں بھی چل پھر نہ سکوں گی؟ کیا بھی باغ میں کھیلئے نہ جا سکوں گی۔ اور کیا اب بھی گل عبّاس دیکھنے کو نہ ملیں گے؟'' یہ کہتے کہتے بھی کی ہنچکی بندھ گئی۔ آئکھوں سے آنسو پونچھ کر کروٹ کی تو اس کو میں اور میرے ساتھی گلدان میں رکھے ہوئے دکھائی دیے۔ لڑکی خوشی سے تالیاں بجانے گئی۔ یاس جو نرس کھڑی تھی اس نے ہمیں اُٹھا کر اس لڑکی کے ہاتھ میں دے دیا۔ اس بیاری بھی نے ہمیں چو ما۔

اینی زبان 38





اس کے گورے گورے گالوں میں ہماری سُرخی کی ذراسی جھلک آگئی۔

اس وفت سمجھ میں آیا۔ نبج کا گھر چھوڑ کر روشنی کی طرف بڑھنے کی غرض بہی تھی کہ ایک ڈکھیاری بیار بچّی کو کم ہے کم تھوڑی در کی خوشی ہم سےمل جائے۔

(غلام عباس)

#### معنی یاد شیجیے

گلِ عباس ایک قتم کا پھول جن میں سے کچھ خالص سرخ، کچھ گلانی، کچھ زرداور کچھ پانچ رنگ کے ہوتے ہیں،

اِسے گل عباسی بھی کہتے ہیں

دھیما، آہستہ

مدّهم سریلی : مدهرآ واز،الیی آ وازجس میں سُر ہو

> : څر جري چ*ھر*ىرى

ہری کونیل ہرا کلّہ گُلِ عبّاس

روشیں : روش کی جمع ، کیاریوں کے درمیان کا راستہ ، بگڈنڈی

اکٹی : ایک آنہ، ایک سِکّہ جو چاریسے کے برابر ہوتا تھا۔

#### سوچے اور بتایئے۔

- 1. گُلِ عبّاس كا گهركيساتها؟
- 2. گلِ عباس كانيا گھر كيساتھا؟
- 3. گُلِ عباس نے بیج کی دیوار کس طرح توڑی؟
- 4. باغ سے نکلنے کے بعدگل عباس پر کیا گزری؟
- 5. گلِ عباس کولڑ کی کے پاس پہنچ کر کیا محسوس ہوا؟
- 6. ڈاکٹر سے باتیں کرتے کرتے لڑکی کی پیچکی کیوں بندھ گئ؟
  - 7. بیارلڑ کی کے خوش ہونے کی کیا وجہ تھی؟

# خالی جگہ کوشیح لفظ سے بھریے۔

- 1. میں ایک چھوٹے سے کالے نیج میں ......قا۔
- 2. د بوارین مجھے سردی ہے بھی بچاتی تھیں اور .....بھی۔
  - 3. دن چر ہم سورج کی .....ع. سے ....کرتے تھے۔
- 4. شام ہونے کوآئی تو ایک خوبصورت لڑکی دکان کے .......گزری۔
- 5. اس کے ہاتھ ایسے ..... تھے کہ یہاں آ کر جان میں ......آئی۔

### ینچے دیے ہوئے جملوں کو کہانی کی ترتیب سے کھیے۔

کچھ دن تو میں ادھراُ دھرر ہالیکن میرا گھر کالی مٹی میں دبا دیا گیا۔

اینی زبان

میں ایک چھوٹے سے کالے کالے نیج میں رہتا تھا۔
کسی نے پنجی سے ہمیں ڈخھل سمیت کاٹ لیا اور ایک ٹوکری میں ڈال دیا۔
آخرکو اللہ کا نام لے کر جوزور لگایا تو دیوار ٹوٹ گئی۔
شام ہونے کو آئی تو ایک خوبصورت لڑکی دکان کے پاس سے گزری۔
آس پاس نظر ڈالی تو نہ باغ کی روشیں تھیں اور نہ چڑیوں کا گانا۔
ایک طرف سے ایک بیارلڑکی کی آواز سنائی دی۔
پھولوں والوں نے کہا بیٹی دیکھو کیسے خوبصورت گلی عبّاس ہیں۔
ایک دُکھیاری بیار پچی کو کم سے کم تھوڑی دیر کی خوشی ہم سے مل جائے۔
ایک دُکھیاری بیار پچی کو کم سے کم تھوڑی دیر کی خوشی ہم سے مل جائے۔
ڈاکٹر صاحب کیا میں اچھی نہیں ہوں گی۔
ڈاکٹر صاحب کیا میں اچھی نہیں ہوں گی۔

## صیح جملوں کے سامنے سی (۷) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگا پئے۔

( )	ایک کالا کالا سانتج ہی گلبِ عبّا س کا گھر تھا۔	. ]
( )	گلِ عبّاس کو د نیا بڑی خوبصورت اوراجیحی لگی ۔	.2
( )	گُلِ عبّاس کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔	.:
( )	پھولوں والوں نے کہا بیٹی'' دیکھو کیسےخوبصورت گُلِ عبّاس ہیں۔	.4
( )	فقیر بھیک ما نگ رہے تھے اور کوئی ایک بیسہ نہ دیتا تھا۔	.5
( )	شام کوایک بدصورت لڑ کی دکان کے پاس سے گزری۔	.6
( )	لڑ کی خوشی سے تالیاں بجانے لگی۔	.7
( )	اس پیاری بچی نے ہمیں باہر بھینک دیا۔	3.

### عملی کام

🔾 گُلِ عبّاس کی کہانی کا خلاصہ اپنے لفظوں میں لکھیے۔

گُلِ عبّاس

جن پھولوں کے ناموں سے آپ واقف ہیں ان کی ایک فہرست بنایئے اور اس کے علاوہ دوسر سے پھولوں کے بارے میں بھی
 واقفیت حاصل سیجیے۔

## يرط ھيے، جھيے اور لکھيے۔

چور چلا گيا

اجنبی ہانپ ر ہاتھا

سورج نكلا

ان جملوں میں چور، اجنبی اور سورج فاعل ہیں۔ چلا گیا، ہانپ رہا تھا اور نکلافعل ہیں۔ ان جملوں میں مفعول نہیں ہے۔ اس کے باوجودان جملوں کا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔ ایسے جملوں کے فعل کو'' فعل لازم'' کہتے ہیں۔ ایسے فعل کے ساتھ مل کر پورا مطلب بتا دے اسے فعلِ لازم کہتے ہیں۔ سونا، بیٹھنا، دوڑنا، بنسنا، رونا، آنا اور جانا سے جوفعل بنتے ہیں وہ''وفعل لازم'' ہوتے ہیں۔

#### غور کرنے کی بات

- آج کی دنیا میں رہنے والے دکھوں اور تکلیفوں سے گھرے ہوئے ہیں، چند لمحوں کی خوشیاں بھی آسانی سے میسر نہیں ہو ما تیں۔
- اس سبق کا مرکزی خیال بیہ ہے کہ گُلِ عبّاس اپنے وجود سے ایک دکھیاری بچی کو کم سے کم تھوڑی دیر کی خوثی تو دیتا ہے۔ اُس
   کے گورے گورے گالوں پر سرخی کی جھلک لانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
  - لال لال گلِ عبّا س گلدان میں یا کراڑی خوثی سے تالیاں بجانے لگتی ہے۔